کہ آج کل میت کے گھر والوں کی طرف سے دعوت، تیجہ، ساتواں، دسواں، بیسواں چالیسواں، اور برسی وروٹی وغیرہ کی جو رسمیں رائج ہیں یہ سب کار خیر اور بدعت ہیں اور یہ کرنے والے بدعتی ہیں۔

سُنت کے بعد اجتماعی دُعا

آج کل سنتوں کے بعد اجتماعی شکل میں جو دعا، کا طریقہ رائج ہے وہ بدعت ہے رسول اللہ ﷺ صحابہ و تابعین اور ائمہ دین سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔
رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عام طور سے سنتیں گھر جاکر پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اس کی ترغیب بھی فرمایا کرتے تھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ اذا قضی احدکم الصلاۃ فی مسجدہ فلیجعل لبیتہ نصیبا من صلاتہ فان اللہ جاعل فی بیتہ من صلاتہ خیرا۔

جب تم اپنی مسجد میں فرض نماز پڑھ لے تو اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر کے لیے چھوڑ رکھے یقیناً اللہ تعالی گھر میں نماز پڑھنے سے خیر نازل کرتا ہے۔

(مسلم، صلاۃ المسافرین، باب استحباب النافلۃ فی بیتہ)

اس طرح کی مختلف روایات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سنت اور نفل نماز کو مسجد میں پڑھنے کے بجائے گھر میں جاکر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔
اب ایسی صورت میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ سنتوں کے بعد اجتماعی دعا غیر مشروع بلکہ بدعت ہے اس سے اجتناب لازم ہے۔